# اندھیرے سے اجالے تک

## مصطفی احمد صدیقی

(زیرنظر مضمون مصطفیٰ احمد صدیقی کی یادگار اور ایمان افروز تحریر ہے
جسے انھوں نے اسلام قبول کرنے کے فوراً بعد سپرد قلم کیا)

میرا نام مصطفیٰ احمد صدیقی ہے۔ ہمارا خاندان قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ میرے والد محترم وفات سے کچھ عرصہ قبل قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر چکے تھے۔ میری روحانی پیدائش اس وقت ہوئی جب میں نے انٹرنیٹ پر مرکز سراجیہ کی ویب سائٹ www.endofprophethood.com وزٹ کی۔اس ویب سائٹ نے میری آنکھیں کھول دیں اور میرے کانوں میں سچی اذان دی۔اس ویب سائٹ کی ٹیم نے پروفیسر سمیر ملک صاحب کی قیادت میں میری ہر ممکن رہنمائی اور تربیت کی۔ مرکز سراجیہ کے مدیر صاحبزادہ رشید احمد صاحب نے مجھے باپ کی سی شفقت و محبت دی اور مجھے ان سے ملنے کے بعد یتیمی کا احساس کم ہو گیا...... میری والدہ محترمہ مجھے اپنا اکلوتا بیٹا اور میری بہنیں مجھے اپنا اکلوتا بھائی سمجھتی تھیں مگر اللہ پاک نے مجھے حقیقی بھائیوں سے بھی زیادہ پیارا بھائی سید اسامہ گیلانی اس ویب سائٹ کی وساطت سے عطا فرمایا۔

مرکز سراجیہ کی مناظر ٹیم سے گفتگو سے پہلے تک میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ لوگ انتہائی بداخلاق، جھوٹے، اجڈ اور ضدی ہوتے ہیں اور ان کا کام صرف مرزا صاحب پر بے جا الزامات لگانا ہے۔ یہ مرزا صاحب کے بارے میں جو باتیں زبانی یا تحریری طور پر کرتے ہیں، غلط ہوتی ہیں اور جو حوالہ جات دیتے ہیں وہ بھی غلط اور سیاق و سباق سے ہٹ کر ہوتے ہیں اور یہ سب مولویوں کے جھوٹ ہیں۔اسی سوچ کے ساتھ ایک رات انٹرنیٹ پر میں نے اسامہ گیلانی سے سوال کیا:

”آپ کہتے ہیں کہ قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اللہ تعالیٰ کے گستاخ تھے۔ یہ بات آپ کے مولویوں کا پروپیگنڈا ہے۔ حضرت مسیح موعود مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔کیا آپ اس کا کوئی ثبوت دے سکتے ہیں؟“

اسامہ گیلانی نے بڑی توجہ سے اس سوال کو پڑھا اور مجھے کہا کہ میں آپ کے سامنے مرزا صاحب کی کتاب کشتی نوح کے صفحہ نمبر 47 مندرجہ روحانی خزائن ج 11 ص 50 کا لنک پیسٹ کرتا ہوں۔ آپ سے میری گزارش ہے کہ اسے بغیر تعصب کے غیر جانبدار ہو کر غور سے پڑھیں اور دیکھیں مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی شان میں کس قدر بھیانک گستاخی کا ارتکاب کیا۔ یہ اقتباس مندرجہ ذیل تھا۔

”اُس (اللہ تعالیٰ) نے براہین احمدیہؐ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہؐ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں، میں نے پرورش پائی اور پردہ

میں نشو ونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہؑ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰؑ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔"

(کشتی نوح صفحہ 47، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا غلام احمد قادیانی)

پھر اسی سے متعلقہ مرزا قادیانی کے ایک مرید کی کتاب سے دوسرا حوالہ پیش کیا:

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔" (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا صاحب)

میں نے مرزا صاحب کی کتاب کے مذکورہ صفحہ کا لنک اور قاضی یار محمد صاحب کی کتاب کا لنک دیکھا، پڑھا تو حیرت اور پریشانی کے سمندر میں ڈوب گیا۔ مجھے ایک طرف تو یہ حیرت تھی کہ اللہ پاک کسی بھی حالت اور کسی بھی رنگ میں (خواہ خواب ہو یا استعاراتی کیفیت) مرزا صاحب کے ساتھ بدفعلی نہیں کر سکتے، نہ ہی مرزا صاحب مریم بن سکتے ہیں اور نہ ہی مرزا صاحب حاملہ ہو سکتے ہیں، نہ ہی مرزا صاحب کے پیٹ میں دس ماہ کا حمل رہ سکتا ہے اور ان کی ڈلیوری ہو سکتی ہے اور نہ ہی حمل سے عیسیٰ پیدا ہو سکتے ہیں۔ کسی بھی رنگ میں اور کسی بھی تاویل سے جو ثابت کیا جا رہا ہے، عقل سلیم اُسے تسلیم نہیں کرتی۔ مجھے گڑبڑ نظر آ رہی تھی مگر یقین تھا کہ ہمارے مربی صاحبان منٹوں میں یہ مسئلہ حل کر دیں گے۔ میں صبح ہونے کا انتظار کر رہا تھا اور رات تھی کہ اتنی طویل جو صبح ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

بہر حال صبح سویرے میں نے اپنے مربی حضرات سے رابطے شروع کر دیے۔ مربی صاحبان نے مجھے تفصیلاً سمجھایا کہ مرزا صاحب مجازی اور استعارہ کے رنگ میں مریم تھے، مجاز اور استعارہ کے رنگ میں ہی حمل سے گزرے اور اسی رنگ میں ولادت ہوئی جس کے نتیجے میں ابن مریم ٹھہرے۔ میں کیا مطمئن ہوتا، خود مربی صاحبان مجھے مطمئن کرتے ہوئے تذبذب کا شکار تھے۔ لگتا تھا کہ ایک اچھے سیلز مین کی طرح انھیں اپنی ڈیوٹی ادا کرنی ہے اور اپنی کمپنی کی مصنوعات

کو ہر صورت صحیح کہنا ہے۔ مرزا صاحب کے رفیق قاضی یار محمد قادیانی صاحب تو کہتے ہیں کہ مرزا صاحب عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔ سمجھنے کے لیے اشارہ کافی ہے۔ مگر مربی صاحبان نے اس آسان اشارے کو مشکل الفاظ اور تاویلات کا رنگ دے کر اتنا پیچیدہ کر دیا کہ خدا کی پناہ۔ میں ٹوٹ چکا تھا اور فیصلہ کر لیا تھا کہ خود مرزا صاحب کی کتابوں کا غیر جانبداری کے ساتھ بغور مطالعہ کروں گا۔ اسامہ گیلانی کی طرف سے تحفے میں پیش کی گئی کتابیں ''ثبوت حاضر ہیں''، ''احمدی دوستو! تمھیں اسلام بلاتا ہے''، ''چھوٹا منہ بڑی بات'' اور ''رد قادیانیت کے زریں اصول'' کے مطالعہ کا بھی فیصلہ کیا اور مرزا صاحب کی اصل کتابیں دیکھنے اور ان کے موازنے کا بھی ارادہ کیا۔ مجھے اب بھی محسوس ہوتا تھا کہ میرے ساتھ دھوکہ ہو رہا ہے مگر جوں جوں کتابوں کا مطالعہ کرتا گیا، میرا دل یقین کی حد تک گواہی دینے لگا کہ دھوکہ میرے ساتھ نہیں خود مرزا صاحب کے ساتھ ہو رہا ہے۔ مرزا صاحب جھوٹ نہیں کہہ رہے۔ مرزا صاحب پر رجولیت کی طاقت کا اظہار ہوا مگر توبہ نعوذ باللہ، اللہ پاک کی طرف سے نہیں بلکہ یہ کام شیطان نے کیا جو مرزا صاحب کے پاس آ کر اپنے آپ کو خدا کہتا تھا اور وہ کچھ کاروائی ڈال جاتا تھا جس کے سمجھنے سمجھانے کے لیے اشارہ ہی کیا جاتا ہے اور عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

اب مرزا صاحب سے میری عقیدت کے بت میں دراڑیں پڑ چکی تھیں۔ میں اپنی تحقیق کا رخ اس طرف موڑ چکا تھا کہ کہیں مرزا صاحب کے الہامات اور وحیوں کی بنیاد شیطان کی اطلاعات پر تو نہیں جو مرزا صاحب کے پاس آ کر اپنے آپ کو خدا بتاتا ہے اور پھر اپنی من مانی کرتا ہے۔ ہم اجرائے نبوت اور وفات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں تو محض مرزا صاحب کے الہامات کی بنیاد پر، وگرنہ پہلے کے تمام مسلمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے تھے اور قیامت کے قریب ان کے نزول کا عقیدہ رکھتے تھے۔ خود مرزا صاحب بھی اپنے دعاوی جات سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے تھے اور اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ آیت خاتم النبیین کی تفسیر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود لانبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، فرمائی ہے۔ مرزا صاحب 52 سال تک قرآنی آیت **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** اور اپنے الہامات کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا عقیدہ رکھتے تھے۔ 1891ء میں جب مرزا صاحب نے ''مسیح موعود'' ہونے کا دعویٰ کیا تو ساتھ ہی یہ اعلان کر دیا کہ

عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں ......اس پر سوال پیدا ہوا کہ 13 صدیوں کے اکابرین امت، سلف صالحین، ائمہ دین، مجددین کے سامنے قرآن مجید بھی موجود تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث شریف کا پورا ذخیرہ بھی ان کے سامنے تھا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار بھی موجود تھے، ان کو یہ بات کیوں نہ سوجھی کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ''نزول مسیح'' کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر کوئی دوسرا شخص آئے گا اور وہ ''مسیح موعود'' ہونے کا دعویٰ کرے گا؟

مرزا صاحب نے ان اعتراضات کا حل یہ نکالا کہ زیادہ سے زیادہ یہ پروپیگنڈا کیا جائے کہ مسیح موعود کے دعویٰ سے پہلے کسی پر یہ عقیدہ کھلا ہی نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی پہلا شخص ہے جس پر یہ راز کھلا ورنہ اس سے پہلے کسی کو اس حقیقت کا علم ہی نہ تھا۔ بقول مرزا صاحب 1891ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور مسیح ابن مریم کے آنے کا جو وعدہ کیا تھا، وہ میرے آنے سے پورا ہو گیا ہے۔ تذکرہ طبع سوم صفحہ 183 اور ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 402 پر اللہ کی طرف سے الہام درج ہے۔ اسی طرح نبوت کے دعویٰ کا پروگرام بھی اچانک بارش کی طرح برسنے والی وحیوں نے بنا دیا۔ مرزا صاحب نہ صرف عیسیٰ علیہ السلام بلکہ ان الہامات اور وحیوں کی بنیاد پر نعوذ باللہ خود محمد رسول اللہ بن بیٹھے۔

میری تحقیق جوں جوں پھیلتی جا رہی تھی مجھے یقین ہوتا جا رہا تھا کہ مرزا صاحب کے پاس شیطان آ کر اپنے آپ کو خدا بتاتا ہے اور پھر وہ جو کہتا ہے، مرزا صاحب اُسے مان لیتے ہیں اور جو وہ لکھواتا ہے، مرزا صاحب اُسے اپنی کتابوں میں لکھ دیتے ہیں۔ میری تحقیق کے مطابق مرزا صاحب نے جہاں بھی لکھا ہے کہ خدا نے اپنے الہام یا خاص الہام سے بتایا ہے، وہ بات نہ صرف غلط تھی بلکہ ان کی ذلت و رسوائی کا ذریعہ بنی۔ پھر ان رسوائیوں کا داغ دھونے کے لیے مرزا صاحب کو اتنے جھوٹ بولنے پڑے کہ ان کی فہرست مرتب کرنا بہت مشکل ہے۔

شیطان نے مرزا صاحب کو اپنے نرغے میں لا کر اور خدا ظاہر کر کے ان سے بہت سے الہامات، پیشینگوئیاں اور دعوے کروا دیے۔ احمدی دوستوں اور بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ مرزا صاحب کے خدا کی اطلاع کردہ باتوں کی صحت پر غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ وہ خدا نہیں کہ جس کے بارے میں قرآن مجید میں ''قل هو الله احد. الله الصمد. لم يلد ولم

یولد. ولم یکن لہ کفوا احد.'' آیا ہے بلکہ یہ تو رجولیت کی طاقت کے اظہار کے شوق میں الہام کرنے والا لعین شیطان ہے جو خدا کے بہروپ میں آیا مگر اس کے اختیار میں کچھ نہیں۔

میرے احمدی بھائیوں، دوستوں اور عزیزوں کو اگر میری باتوں پر یقین نہیں آ رہا تو یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے میری کیفیت بھی ایسی ہی تھی مگر عقیدت کی چادر سے نکل کر غیر جانبدار ہو کر سوچیں کہ اللہ سے خبر پا کر جو الہامات اور وحیاں مرزا صاحب شائع کرتے تھے، ان پر غور کریں تو یقیناً آپ بھی کہیں گے کہ مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ پر بہتان عظیم لگایا۔

مرزا صاحب کی کتابوں سے چند اقتباسات کا ذکر کرتا ہوں جو میری ابتدائی تحقیق ہے اور میرے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کا ذریعہ بنا۔

1- مرزا صاحب کو علیگڑھ کے سفر کے دوران مولوی محمد اسماعیل نے اپنے مکان پر آ کر لوگوں کو وعظ کرنے کی دعوت دی۔ مرزا صاحب نے آنے کا وعدہ کر لیا اور کہا کہ میں لوگوں کے مجمع میں اسلام کی حقیقت بیان کروں گا۔ مولوی محمد اسماعیل نے لوگوں کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا اور دوسری طرف بقول مرزا صاحب، اللہ نے اسے روک دیا۔ مرزا صاحب نے اپنی کتاب فتح اسلام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 17 پر لکھا ہے کہ ''مجھے یقین ہے کہ چونکہ میری صحت کی حالت اچھی نہیں تھی، اس لیے خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ زیادہ مغز خواری کر کے جسمانی بلا میں پڑوں۔''

احمدی دوستو، بھائیو، بزرگو! مرزا صاحب کا خدا کتنا عاجز، معذور اور لاچار ہے۔ مرزا صاحب کو چند گھنٹوں کے لیے صحت بھی نہیں دے سکتا۔ حالانکہ مرزا صاحب نے مولوی محمد اسماعیل سے وعدہ کر رکھا ہے اور ارادتمندوں کو دعوت دی جا چکی ہے اور وہ انتظار میں ہیں۔ اور مرزا صاحب کے رجولیت کی طاقت کے اظہار والے خدا کو ڈر ہے کہ مغز خواری سے مرزا صاحب مزید جسمانی بلا میں نہ پڑ جائیں۔ مرزا صاحب کے خدا کو ڈر ہے کہ مرزا صاحب بیمار ہو گئے تو مسئلہ بن جائے گا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ.

2- مرزا صاحب نے اپنی کتاب اربعین نمبر 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 419 پر لکھا کہ اللہ نے مرزا صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تیری عمر 80 برس ہو گی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ مرزا صاحب نے خدا سے

الہام پا کر لاکھوں لوگوں میں شائع کر دیا اور کئی عشرے اس کی تشہیر میں گزر گئے۔ تحفہ گولڑویہ ضمیمہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 44 پر مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ''اللہ نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ میں اسّی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا تا کہ لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں۔''

احمدی دوستو! مرزا صاحب کو مرزا صاحب کا لاچار، مجبور، معذور اور رجولیت کی طاقت کے اظہار کا رسیا خدا، مخاطب کر کے اطلاع دے رہا ہے اور وعدہ کر رہا ہے کہ میں تیری عمر 80 برس کروں گا یا 76 برس تک یا 84 برس تک یعنی 76 سے 84 برس کے درمیان عمر ہوگی۔ جب انسان دنیا میں آتا ہے تو انسان کی عمر کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے، مرزا صاحب کے خدا کو تو سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ مرزا صاحب کی عمر کیا ہوگی؟ 8 سال کا طویل عرصہ مقرر کر دیا گیا کہ 76 سے 84 سال عمر ہوگی مگر وہ بھی نہ ہوا۔ مرزا صاحب تو 69 سال کی عمر میں کوچ کر گئے۔ اس سے آپ مرزا صاحب کے معذور و مجبور خدا کے الہامات کی صحت کا اندازہ خود لگا سکتے ہیں؟

3- مرزا صاحب کو ان کے خدا نے ایک اطلاع دی جو کہ حقیقت الوحی مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 522 میں چھپی ہے۔ اس کے الفاظ یوں ہیں ''اللہ تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا، وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ'' احمدی دوستو، بھائیو، بزرگو! تاویلات کا سہارا چھوڑ کر سوچو مرزا صاحب ہندو کرشن تھے یا آریوں کے بادشاہ۔ یقیناً یہ سب فراڈ ہے۔ انٹرنیٹ اور میڈیا کی وجہ سے لوگ انتہائی باشعور ہو چکے ہیں۔ اگر اتنے فضول شیطانی الہامات عوام کے سامنے آ جائیں تو آپ کو اس قدر ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔

4- شیطان لعین نے جسے مرزا صاحب اپنا خدا سمجھ بیٹھے تھے، سب سے زیادہ ذلیل و رسوا کیا تو وہ محمدی بیگم کے چکر میں۔ وہ ساری زندگی مرزا صاحب کو بتاتا رہا کہ وہ تمھارے نکاح میں آ جائے گی۔ ہم نے تمھارا نکاح آسمانوں پر کر دیا ہے۔ مگر مرزا صاحب کے خدا کے بتائے ہوئے تمام الہامات اور وعدے غلط ثابت ہوئے۔ محمدی بیگم کی شادی سلطان محمد سے ہو گئی تو پھر مرزا صاحب کے خدا نے مزید چکر دیا جو مرزا صاحب نے مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 43 پر درج کیا ہے۔ مرزا صاحب کے خدا نے پچھلے تمام دعوے غلط ہونے کے باوجود محمدی بیگم واپس مرزا صاحب کو دلانے کا وعدہ کر دیا اور بتایا کہ ہم نے تمھارا نکاح محمدی بیگم سے آسمانوں پر کر دیا

ہے اور وہ تمہاری منکوحہ ہے۔ خدا کے لیے کوئی بات انہونی نہیں اور اس کی بنائی ہوئی تقدیر بدل نہیں سکتی اور وہ تمام رکاوٹوں کو ختم کر دے گا۔

احمدی دوستو، بھائیو، بزرگو! مرزا صاحب کے خدا نے جب محمدی بیگم کا آسمان پر نکاح کر دیا اور خاص الہامات سے خبریں دینی شروع کر دیں کہ محمدی بیگم صرف اور صرف مرزا صاحب کے لیے ہوگی تو پھر اس کی شادی کہیں اور کیوں ہوئی اور تقدیر بدل کیسے گئی اور آخری دم تک مرزا صاحب آجا آجا کی دل میں پکار لیے دنیا سے کوچ کر گئے...... ایسے لعین مردود شیطان کو آپ مرزا صاحب کا خدا سمجھ کر اس کے الہامات پر اپنی دنیا و آخرت کا دارومدار قائم کیے ہوئے ہو۔ خدارا! ذرا سوچو!

5- مرزا صاحب کے الہامات اور وحیوں کے مجموعہ تذکرہ طبع چہارم صفحہ 31 میں مرزا صاحب کا ایک الہام شائع ہوا "بِکْرٌ وَّ ثَیِّبٌ" اس کی تشریح میں مرزا صاحب نے بیشتر لوگوں کو بتایا اور لکھا کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک کنواری ہوگی اور دوسری بیوہ۔ کنواری نصرت جہاں سے شادی ہو چکی لہٰذا آدھا الہام پورا ہو گیا اور بیوہ کا انتظار ہے۔

احمدی دوستو، بھائیو اور بزرگو! مرزا صاحب کا خدا شرمندہ ہے کہ ارادہ کرنے کے باوجود وہ مرزا صاحب کا نکاح بیوہ سے نہ کروا سکا، حالانکہ مرزا صاحب نے اپنے خدا کے اس ارادے کی چاروں طرف منادی کرا دی تھی۔ جماعت احمدیہ کی تاویلات کی ماہر ٹیم نے مرزا صاحب کے خدا کی الہامی عبارت جو تاویل کی ہے، وہ نہایت غور طلب ہے۔ مذکورہ صفحہ کے حاشیہ پر کی گئی تاویل کا مفہوم یہ ہے کہ خدا کا الہام اس طرح پورا ہو گیا کہ دوسری بیوہ عورت جس کے الہام کا انتظار تھا یعنی جو مرزا صاحب کے نکاح میں آنی تھی وہ پہلی کنواری عورت نصرت جہاں بیگم ہی تھی جو پہلے کنواری آئی اور پھر مرزا صاحب کے مرنے کے بعد بیوہ ہو گئی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ.

احمدی دوستو، بھائیو، بزرگو! میری آپ سے درخواست ہے کہ اس تاویل کی تحقیق اچھی طرح کر لیں۔ تذکرہ کے تمام ایڈیشن چیک کر لیں۔ تسلی ہو جانے کے بعد جماعت احمدیہ کو خیرباد کہہ دیں۔ اگر کوئی اس مضحکہ خیز تاویل کے بعد بھی جماعت احمدیہ سے تعلق رہتا ہے تو سمجھا جا سکتا ہے کہ اس کے دل پر مہر لگ چکی ہے۔

6- ڈاکٹر عبدالحکیم جو کہ مرزا صاحب کے نام نہاد 313 صحابہ کی لسٹ میں تھا۔ مرزا صاحب کے ان الہامات کی حقیقت کو پا کر مسلمان ہوا اور اس نے مرزا صاحب کو جھوٹا قرار دے کر پیشینگوئی کر دی کہ مرزا صاحب میری (ڈاکٹر عبدالحکیم کی) زندگی میں ہی 4 اگست 1908ء تک ہلاک ہو جائے گا۔ مرزا صاحب کے خدا نے فوراً خبر دی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور میں (خدا) اس کو ہلاک کروں گا اور مرزا صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ سو یہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ میرے ہاتھ میں ہے۔ چشمہ معرفت مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 236، 237 پر مرزا صاحب کی لکھی ہوئی یہ تحریر آج بھی اعلان کر رہی ہے کہ مرزا صاحب کا خدا حقیقی خدا نہیں بلکہ شیطان لعین ہے جس سے اطلاع پا کر مرزا صاحب اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں وگرنہ خدا خبر دے کہ عبدالحکیم مر جائے گا اور عذاب میں مبتلا کیا جائے گا لیکن عذاب میں مبتلا مرزا صاحب ہوں اور ڈاکٹر عبدالحکیم کی بتائی ہوئی تاریخوں کے اندر ہلاک ہو جائیں، یہ کیسے ممکن ہے؟

مرزا صاحب نے خدا کی شان میں جو گستاخیاں کی ہیں اور اللہ پاک کے لیے جو معیار مقرر کیا ہے، اس کا کچھ خلاصہ میں نے اوپر بیان کیا، اس تحقیق کے بعد میں نے اسامہ گیلانی کو فون کیا کہ میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ اسامہ گیلانی نے نہایت خوشی سے کہا، مرحبا، مصطفیٰ احمد صدیقی! مرحبا، میں آپ کو لینے کے لیے آ رہا ہوں۔ اسامہ گیلانی، محمد عامر خورشید اور ساتھی بینز فیکٹری ملتان روڈ کے سامنے پہنچے تو میں ان کے استقبال کے لیے وہاں کھڑا تھا۔ دوستوں نے مجھے گلے لگا لیا، ہاتھ چومے، ماتھا چوما اور سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں لے گئے۔ جہاں حضرت نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مختصر داستان سنا کر اسلام قبول کروانے کی درخواست کی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت خوشی سے اسلام قبول کروایا اور ایمان کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں بتایا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو کچھ پڑھاتے رہے، وہ میں ساتھ ساتھ پڑھتا رہا۔ وہ الفاظ مجھے یاد ہیں۔ فرمایا: کہو بھائی بسم اللہ الرحمن الرحیم. لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ. اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔ وہ آخری رسول ہیں۔ ان کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدان محمد عبدہ ورسولہ. میں ایمان رکھتا ہوں، اللہ تعالیٰ پر اللہ کے فرشتوں پر، اللہ کے رسولوں پر، اچھی بری تقدیر پر، قیامت کے دن پر اور مرنے کے بعد

دوبارہ زندگی پانے پر۔ (اللہ تعالیٰ دین کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین)

حضرت نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے جو ارشاد فرمایا اور نصیحت کی، ان کے الفاظ یہ تھے۔ ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں۔ ان کے بعد کسی قسم کا بھی نبوت کا دعویٰ کرنے والا غلط ہے کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین کا منصب دیا۔ ان کے بعد جو آدمی کہتا ہے کہ میں بھی نبی ہوں تو وہ جھوٹا آدمی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے تو مسیح ہونے کا دعویٰ کیا پھر اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور جو بھی پیشینگوئیاں کیں، ساری کی ساری ہی غلط نکلیں......اس سلسلہ میں ایک چھوٹا سا رسالہ ہے ''مرزا غلام احمد کی پیشینگوئیاں'' وہ بھی ذرا دیکھ لینا۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ آپ کو ایمان اور دین کی دولت نصیب کرے۔ (آمین)

میں اپنی والدہ، بہنوں اور خاندان والوں کو مسلمان کرنے کی کوشش کرنا چاہتا تھا۔ اس سلسلہ میں حضرت نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''ہاں! کوشش کرتے رہو۔ اللہ پاک ان سب کو دین کی دولت عطا فرمائے اور آپ کی کوششوں کو کامیاب فرمائے۔ اے اللہ اپنا فضل فرما دے، اپنا کرم فرما دے، رحمت فرما دے۔ اس میں زیادہ تیزی کی ضرورت نہیں۔ اللہ سے دعا مانگتے رہو اور آہستہ آہستہ کام شروع کرو۔ کسی کے ساتھ جھگڑا نہیں کرنا۔ جھگڑا کرنے سے کام خراب ہوتا ہے۔ تمھیں تو پتہ ہوگا کہ ان میں سے نرم طبیعت کون ہے جو جلدی کسی بات کو قبول کرنے والا ہو۔ اس کے ساتھ پہلے، ایک ایک کر کے اپنا کام جاری رکھو۔'' پھر حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب نے پوچھا کہ والدہ بھی ہے؟ میں نے عرض کی۔ جی والدہ بھی ہے۔ حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب نے فرمایا کہ ''پہلے والدہ ہی سے شروع کرو۔ ٹھیک ہے۔ ماں کی محبت جو ہے وہ شاید اس کو تمہاری طرف کھینچ لے۔ پھر حضرت نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے مولانا علی میاں کی کتاب ''قادیانیت'' اور دوسرے تحائف اور اکرام کے ساتھ خانقاہ سے رخصت کیا۔

میرے قبول اسلام کی خوشی میں صاحبزادہ رشید احمد صاحب نے مرکز سراجیہ میں میرے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی جس میں مجھے بھی بیان کے لیے کہا گیا مگر چند الفاظ بولنے کے بعد میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں زار و قطار رونے لگا۔ مجھے جس قدر پیار ان حضرات نے دیا، وہ بیان نہیں کر سکتا۔ ہمیشہ محبت و شفقت کی نظر سے دیکھا گیا۔ میں اپنے احمدی

دوستوں، بھائیوں اور بزرگوں سے یہی التماس کروں گا کہ جماعت احمدیہ نے ہمارے دل و دماغ کو مخصوص پروپیگنڈا کے ذریعے قید کر رکھا ہے۔ ہم سکھائے نہیں گئے بلکہ سدھائے گئے ہیں۔ ہمارے ذہنوں میں ان مولویوں کے بارے میں جو کچھ بٹھایا گیا ہے۔ یہ لوگ اس کے بالکل برعکس ہیں۔ان سے جو پیار ملتا ہے، وہ بیان نہیں ہوسکتا۔ان کی محفلوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ، صحابہ کرام علیہم الرضوان کے واقعات، قرآن و حدیث کی تعلیمات اور دین اسلام کے بارے میں حقیقی معلومات ملتی ہیں۔ ان کی محفلوں میں سکون، اطمینان اور نورانیت نصیب ہوتی ہے۔اللہ پاک میری والدہ کو اور خاندان والوں کو اور سب احمدیوں کو ایمان کی حقیقی دولت نصیب فرمائے اور مرزا صاحب کے شر سے محفوظ فرمائے۔

میں مجاہد ختم نبوت جناب محمد متین خالد صاحب کا بے حد مشکور ہوں جن کی کتابوں سے میں نے بہت کچھ سیکھا۔ میں ہر وقت ان کا رسالہ ''احمدی دوستو! تمھیں اسلام بلاتا ہے'' اپنے ساتھ رکھتا ہوں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ ہر احمدی اس رسالہ کا مطالعہ کرے اور غیر جانبدار ہو کر کرے۔ مجھے یہ جان کر بے حد خوشی اور مسرت ہوئی کہ اس رسالے کو اب کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔جس میں اس رسالے میں درج شدہ تمام حوالہ جات کو مرزا صاحب اور جماعت احمدیہ کی اصل کتابوں سے فوٹو کاپی کر کے شامل کیا جا رہا ہے۔ یہ کتاب بے شمار احمدی دوستوں کو ایمان کی دولت نصیب کرنے کا ذریعہ بنے گی...... مجھے اس کتاب کا شدت سے انتظار ہے۔

مسلمانوں اور بالخصوص علماء کرام سے اپیل کروں گا کہ آپ کو تو اللہ پاک نے ایمان کی دولت دی ہے۔ آپ احمدیوں کو دعوت دیں، ان کو پیار محبت سے سمجھائیں۔ ان کے لیے خلوص دل سے کوشش کریں کہ اللہ پاک ان کو ایمان کی دولت عطا فرما کر ان کی دنیا و آخرت سنوار دیں۔ راتوں کو بھی ان کی ہدایت کے لیے اللہ پاک سے گڑگڑا کر مانگیے...... عقیدۂ ختم نبوت کو قرآن و حدیث کے مضبوط اور واضح دلائل کے ساتھ بیان کریں۔ میرے اکثر احمدی دوست، بھائی اور بزرگ مرزا صاحب کے اصل روپ سے واقف نہیں۔انھوں نے مرزا صاحب کی اصل کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہوا۔ان کو آسان انداز میں سمجھائیں۔ یہ سب ہمارے بھائی تھے جو

بھٹک کر جہنم خرید چکے ہیں۔ ان کو ابدی جہنم سے بچانا ہم پر فرض ہے۔ جس طرح مجھ تک دعوت پہنچی، ان سب تک دعوت پہنچانے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ علماء کرام کے ساتھ ساتھ صحافی برادری اپنا کردار ادا کرے۔ اخبارات، رسائل اور چینلز اس موضوع پر بالکل خاموش ہیں۔ اس سے اہم موضوع اور کیا ہوگا اور اس سے اہم ایشو اور کون سا ہو سکتا ہے؟ مسلمانوں کی مملکت پاکستان میں مرزا صاحب کو ''محمد رسول اللہ'' کہا جا رہا ہے، اور ہر علاقہ میں اس کے ماننے والے لوگ موجود ہیں جو دن رات سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان لوٹنے کے لیے جال بچھائے بیٹھے ہیں۔ اکثر لوگ اندر ہی اندر دھوکہ میں آ کر احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ نہ جانے کالم نگاروں کی توجہ اس طرف کیوں نہیں ہو رہی...... کسی کی جان جائے تو اخبارات میں شور مچ جاتا ہے، کسی کا ایمان جائے تو کسی پر کوئی اثر نہیں ہوتا...... مسلمانو! ایسا نہ ہو کہ آپ کی خاموشی آپ کو مجرم بنا دے۔ قیامت کے دن اس خاموشی کا اپنے رب کو کیا جواب دو گے۔ سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کے اساتذہ سے میری درخواست ہے کہ آپ ساری دنیا کے موضوعات پر پڑھا رہے ہیں۔ ایسے ایسے فضول مضامین بھی پڑھائے جا رہے ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیا آپ اپنے سلیبس میں احمدیت کے بارے میں لوگوں کو نہیں بتا سکتے۔ اگر آپ ایک سلیبس عقیدۂ ختم نبوت پر بنا لیں تو لوگوں کا ایمان بچ سکتا ہے۔ ایسا نہ ہو قیامت والے دن حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے پوچھ لیں۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھ لیا کہ تمھارے اردگرد مسلمانوں کا ایمان لوٹا جا رہا تھا اور تم ایمان بچانے کا سامان کر سکتے تھے اور کیوں نہیں کیا تو کیا جواب دو گے؟

آخر میں میں سب مسلمان بھائیوں سے اپیل کروں گا کہ وہ میرے خاندان بالخصوص میری والدہ محترمہ کے لیے دعا کریں کہ اللہ پاک انھیں ایمان کی دولت عطا فرمائے اور ابدی جہنم سے بچا کر جنت میں پہنچا دے۔

